گوشہ انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی

مرتب: پروفیسر نسرین وسیم/پروفیسر شائستہ سلطانہ /پروفیسر محمد مشتق کلوٹہ

رپورٹ سیمینار

انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی اور وفاقی اردو یونیورسٹی کے اشتراک سے شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی کے زیر اہتمام 28 اگست 2006ء بروز ہفتہ ایک سیمینار منعقد ہوا سیمینار کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا تلاوت قرآن پاک کی سعادت قاری کامران شیروانی صاحب نے حاصل کی، تلاوت کے بعد نعت مقبول ﷺ پیش کی گئی بعد حمد وصلوۃ باقاعدہ سیمینار کا آغاز ہوا

اسٹیج سیکریٹری کے فرائض پروفیسر یاسر قاضی صاحب نے انجام دیئے **عنوان تھا** ”عہد حاضر میں عربی زبان وادب کا فروغ طریقہ کار اور اس کی اہمیت“

سیمینار کا مقصد: علوم اسلامیہ و عربیہ کی تدریس ونصاب میں بہتری لانا اساتذہ کے تدریسی وتصنیفی ذوق کو بہتر بنانا ہے

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صدر انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کا خطاب

سب سے پہلے پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب نے سیمینار کے مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا معزز سامعین آج اس سیمینار میں ہم تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ بالخصوص پروفیسر ڈاکٹر سید سلمان ندوی صاحب جو ساؤتھ افریقہ سے تشریف لائے ہیں عظیم باپ کے عظیم فرزند ہیں۔ ہم سب آپ کے خصوصی خطاب سے استفادہ کریں گے۔ یہ سیمینار جس کے موضوع سے آپ

لوگ آگاہ ہی ہو چکے ہیں انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی اور وفاقی اردو یونیورسٹی کے شعبہ عربی کے اشتراک سے منعقد کیا جارہا ہے۔ ہماری اس انجمن کا اس یونیورسٹی سے ایک خاص تعلق اور رشتہ ہے 1962 میں جب یہ کالج تھا تو اسی کالج میں اس ادارہ کی بنیاد رکھی گئی 1985 میں یہ انجمن رجسٹرڈ ہوئی اس وقت کراچی کے دوسو پچاس کالجز کے علوم اسلامیہ والعربیہ سے وابستہ اساتذہ کرام کی یہ واحد رجسٹرڈ نمائندہ تنظیم ہے تنظیم کے قیام کا مقصد سیمینار، ورکشاپ اور کانفرسوں کا انعقاد اور علوم اسلامیہ وعربیہ کی تدریس ونصاب میں بہتری لانا اساتذہ کے تدریسی اور تصنیفی، ذوق کو فروغ دینا بہتر بنانا تبلیغی فرائض کو ادا کرنے کے ساتھ اپنی اور معاشرہ کی اصلاح کرنا ہے پچھلے ڈیڑھ دو سال سے جب سے اساتذہ کرام نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو منتخب کیا ہے الحمدللہ اس عرصہ میں ہم نے دوصوبائی سیرت النبی کانفرنس، دوسیمینار اور دو تربیتی نشستیں منعقد کی ہیں۔ اس سلسلہ کا آج یہ تیسرا سیمینار ہے۔ اس کے علاوہ ششماہی مجلہ ؔم اسلامیہ انٹرنیشنل جو چار زبانوں میں شائع کیا جاتا ہے۔ یعنی اردو، عربی، انگریزی، سندھی یہ ہم نے جاری کیا ہے۔ جس کے دو سیرت النبی نمبر شائع ہو چکے ہیں اسکے علاوہ ایک تعلیم وتحقیق نمبر شائع ہو چکا ہے ایک نیا شمارہ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ زیر اشاعت ہے۔ یہ ہم نے حال ہی میں ایک سیمینار منعقد کیا تھا اسمیں جو مقالے پڑھے گئے تھے وہ زیر اشاعت ہیں۔ جو انشاء اللہ جلد شائع ہونگے اور اس سیمینار میں جو مقالات پیش کئے گئے ہیں اگر اردو یونیورسٹی نے شائع کیا تو ٹھیک ورنہ اسی زیر اشاعت مجلہ میں خصوصی نمبر بن کر شائع ہونگے۔ یہ مجلہ ویب سائٹ پر بھی جاری ہوتا ہے اور دنیا بھر میں اس کا مفت مطالعہ ہوتا ہے۔ ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ لوگ اس سے استفادہ کرسکیں۔ اس بات کی دلی خوشی ہے کہ ڈاکٹر قاری بدرالدین صدر شعبہ عربی جنہوں نے میرے زیرنگرانی پی ایچ ڈی مکمل کیا ہے آپ نے اس مقصد کو فروغ دینے میں بھرپور رول ادا کیا اس سیمینار کے انعقاد صرف کا مقصد یہ ہے کہ عربی زبان جو کہ ہمارے پیارے نبیؐ کی زبان ہے اس کو فروغ دیا جائے اور اس کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے ہم اس سلسلہ میں اہل علم حضرات سے رہنمائی کے خواہاں ہیں کہ وہ اپنے گراں قدر خیالات سے ہماری اور جامعہ کی رہنمائی فرمائیں کہ عربی زبان کے فروغ کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے طلبہ وطالبات کو شعبہ عربی میں داخلہ کے لئے

کس طرح راغب کیا جائے عہد حاضر میں عربی زبان کی اہمیت کیا ہے عربی سکھانے کیلئے کیا طریقہ اختیار کرنا چاہئے عربی نصاب کو بہتر بنانے کے لئے شعبہ کی رہنمائی کے خواہاں ہیں اس کے علاوہ نصاب میں شامل کرنے کیلئے کون کون سی کتابیں مفید ہوسکتی ہیں مجھے امید ہے کہ یہ سیمینار شعبہ عربی اور وفاقی اردو یونیورسٹی کی نیک نامی کا باعث ہوگا۔ اور اللہ نے چاہا تو اس کے ذریعہ شعبہ میں داخلوں کو فروغ حاصل ہوگا اور زیادہ سے زیادہ لوگ اس جامعہ سے فیض حاصل کر سکیں گے۔ ان کلمات پر اپنی بات کو مکمل کرتا ہوں۔

منعقدہ سیمینار بعنوان

عہد حاضر میں عربی زبان و ادب کا فروغ ، طریقہ کار، اور اس کی اہمیت

بمقام : وفاقی اردو یونیورسٹی عبدالحق کیمپس کراچی پر اخبارات کی رپورٹ

وفاقی اردو یونیورسٹی عبدالحق کیمپس میں شعبہ عربی اور اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی کے اشتراک سے ایک روزہ سیمینار بعنوان

''عہد حاضر میں عربی زبان وادب کا فروغ طریقہ کار اور اس کی اہمیت'' منعقد ہوا۔ جس سے بحیثیت مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے پروفیسر سید سلمان ندوی نے فرمایا کہ

ہر ملک میں ایک آئیڈیالوجی ہوتی ہے، کوئی سیکولر ہے، کوئی کمیونسٹ ہے، کوئی سوشلسٹ ہے لیکن قیام پاکستان سے آج تک عملاً ہم نہیں طے کر سکے ہماری آئیڈیالوجی کیا ہوگی آپ نے فرمایا عربی زبان کی مذہبی، معاشرتی ومعاشی فوائد ہیں۔ لہٰذا اسے فروغ دینا نہ صرف جامعات کی بلکہ حکومت وقت کی بھی ذمہ داری ہے۔ عبرو زبان دنیا سے ناپید ہوگئی تھی قیام اسرائیل کے بعد اسے سرکاری زبان قرار دے کر دوبارہ زندہ کیا آج ہر اسرائیلی اسی زبان میں لکھتا پڑھتا اور بولتا ہے۔ تمام مغربی ممالک اشیاء صرف واشتہارات پر قومی زبان کے ساتھ عربی بھی لکھتے ہیں، مغربی ممالک میں اسلامی علوم پر پی ایچ ڈی کرنے والے پر لازم ہے اسے عربی آتی ہو جبکہ ہمارے ملک میں عربی پڑھانے والے کیلئے بھی لازمی نہیں کہ اسے عربی آتی ہو، صرف ڈگری ہونی چاہیے

قائم مقام وائس چانسلر وفاقی اردو یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر کمال الدین صاحب نے فرمایا جو عربی سے محبت نہیں کرتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول سے بھی محبت نہیں کرتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ محبت کا تقاضا ہے کہ ہم جس سے محبت کرتے ہیں اس جیسا بننے کی کوشش کریں۔ حافظ شیخ محمد سلفی مہتمم جامعہ ستاریہ نے اپنے خطاب میں فرمایا اسلام کو سمجھنا چاہتے ہو تو عربی سیکھو ہم عربی کو سمجھے بغیر قرآن کو سمجھنے کا حق ادا نہیں کرسکتے ہیں۔ پروفیسر رعنا ہلال صاحبہ ڈین آرٹس فیکلٹی نے فرمایا ہمیں عربی سیکھنا چاہئے تاکہ حج وعمرہ کو سمجھ کر ادا کرسکیں۔ ہمیں ہر روز قرآن کے ایک صفحے کا ترجمہ پڑھنا چاہئے، انہوں نے اپنے خطاب کے آخر میں شعبہ عربی کے انچارج پروفیسر ڈاکٹر قاری بدر الدین صاحب کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے پر دلی مبارکباد دی۔ پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین پرنسپل قائد ملت گورنمنٹ ڈگری کالج وممبر بورڈ آف اسٹڈیز نے سیمینار کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے اہل علم حضرات سے درخواست کی کہ وہ سلیبس کو بہتر بنانے کیلئے ہماری رہنمائی فرمائیں۔ پروفیسر ڈاکٹر قاری بدر الدین صدر شعبہ عربی نے اپنے سپاسنامہ میں وائس چانسلر صاحب کی خصوصی سرپرستی کا شکریہ ادا کیا اور طلبہ کو متوجہ کیا کہ وہ عربی کے شعبہ میں زیادہ زیادہ داخلہ لیں۔ پروفیسر سلیمان ڈی محمد صدر انجمن اساتذہ نے شعبہ کے ساتھ ثانوی درجہ کے سلوک کے خاتمے کا مطالبہ کیا اور فرمایا کہ آج عربی سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے کہ نماز پڑھتے ہیں سمجھتے نہیں، قرآن پڑھتے ہیں سمجھتے نہیں ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق ڈپٹی رجسٹرار، ڈاکٹر حافظ محمد ثانی، پروفیسر خادم حسین، پروفیسر محمد مشتاق کلوٹہ، پروفیسر سرور حسین، پروفیسر ریاض الدین ربانی، پروفیسر شائستہ سلطان کے علاوہ جامعہ اردو کے اساتذہ کے علاوہ جامعہ اردو کے طلبہ وطالبات نے بڑی تعداد میں شرکت کی سیمینار کے اختتام پر قائم مقام وائس چانسلر ڈاکٹر سید کمال الدین صاحب نے شعبہ عربی کی جانب سے مہمان خصوصی پروفیسر ڈاکٹر سید سلمان ندوی ساؤتھ افریقہ، پروفیسر رعنا ہلال صاحبہ ڈین آف فیکلٹی پروفیسر ڈاکٹر قاری بدر الدین اور ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب کو یادگاری ایوارڈ تقسیم کئے آخر میں ڈاکٹر صلاح الدین صاحب نے مہمانوں کو مجلہ علوم اسلامیہ اور اپنی تصنیف پیش کیں اور مطالبہ کیا کہ دینی مدارس کے طلبا وطالبات کو جامعہ ہذا میں داخلہ دیا جائے اور مساوی کے سٹیفکیٹ کا اجراء کیا جائے اور شعبہ عربی کی

لائبریری کیلئے فنڈ فراہم کیا جائے آخر میں ڈاکٹر سید سلمان ندوی نے دعا کرائی اور مہمانوں کو کھانے کی ذریعہ تواضع کی گئی۔

روزنامہ خبریں 5 ستمبر 2006ء کی خبر

عربی زبان سے محبت اللہ اور اس کے رسول سے محبت ہے، ڈاکٹر کمال الدین
عربی کو فروغ دیئے بغیر کسی شعبہ میں ترقی ممکن نہیں
سلمان ندوی اور دیگر کا سیمینار سے خطاب

کراچی (تعلیمی رپورٹر) عربی زبان کی اسلام میں بہت زیادہ اہمیت ہے، جو مسلمان عربی زبان سے محبت نہیں رکھتا وہ اللہ اور اس کے رسول سے بھی محبت نہیں رکھتا، یہ بات وفاقی اردو یونیورسٹی کے قائم مقام وائس چانسلر ڈاکٹر سید کمال الدین نے وفاقی اردو یونیورسٹی کے شعبہ عربی اور اساتذۃ علوم اسلامیہ کے اشتراک سے منعقدہ سیمینار ''عہد حاضر میں عربی زبان وادب کا فروغ اور اس کی اہمیت'' پر لیکچر دیتے ہوئی کہی۔ تقریب کے مہمان خصوصی ڈاکٹر سید سلمان ندوی نے کہا کہ عربی زبان وادب کے فروغ کے بغیر ہم مذہبی، معاشی، اور سماجی شعبوں میں ترقی نہیں کر سکتے، انہوں نے کہا کہ ہمیں قرآن کا کم از کم ایک صفحہ باترجمہ پڑھنا چاہئے، پروفیسر ڈاکٹر سلمان ندوی نے اپنی تقریر میں کہا کہ عربی سے واقفیت پیدا کر کے ہی ہم اپنی عبادت اور تلاوت کو زیادہ بامقصد بنا سکتے ہیں، انہوں نے عربی زبان کی تعلیم کے فروغ پر زور دیا، جامعہ ستاریہ کے مہتمم حافظ شیخ سلفی نے اپنی تقریر میں کہا کہ عربی زبان میں عبور حاصل کئے بغیر ہم قرآن فہمی کا دعویٰ نہیں کر سکتے، ڈاکٹر قاری بدرالدین انچارج شعبہ عربی نے سپاسنامہ پیش کیا

مکالمہ/ ڈائیلاگ کی ضرورت و اہمیت

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

اکتوبر ۲۰۰۶ء کے اواخر میں پاکستان کے دوروزہ سرکاری دورہ پر آئے ہوئے برطانیہ عظمٰی کے ولی عہد شہزادہ چارلس نے اپنی اہلیہ کے ہمراہ صدر پاکستان پرویز مشرف اور وزیر اعظم جناب شوکت عزیز صاحب سے ملاقات کی، ملاقات کے دوران فریقین نے دیگر امور کے علاوہ اس بات پر خاص طور پر زور دیا کہ دنیا کے مختلف مذاہب اور اقوام کے درمیان ڈائیلاگ ہونا چاہئے۔ اس کے

ڈیڑھ ہفتہ کے بعد برطانیہ ہی کے وزیراعظم مسٹر ٹونی بلیئر بھی پاکستان کے سرکاری دورے پر آئے، اس دورے میں وہ پاکستان کے صدر جنرل پرویز مشرف اور وزیراعظم شوکت عزیز سے ملے، مسٹر ٹونی بلیئر نے دورہ پاکستان کے دوران مختلف تقریبات میں اظہار خیال کرتے ہوئے اسلام کو ایک اعتدال پسند مذہب قرار دیا عیسائیت اور اسلام اور دوسرے بڑے بڑے مذاہب کے درمیان ڈائیلاگ کی ضرورت پر زور دیا۔

امریکہ کے صدر جارج ڈبلیو بش نے مسلم ممالک کے سفیروں اور مسلم کمیونٹی کی نمائندہ شخصیات کے اعزاز میں حسب روایات 1427/2006ھ میں رمضان کے مقدس ماہ میں افطار ڈنر میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ''وقت آ گیا ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب کے ماننے والے ایک دوسرے سے مکالمہ کریں اور مشترکہ اقدار جیسے خدا پر یقین، اپنے خاندان سے محبت اور اعتدال پسندی اور ایک دوسرے کے مذہب کا احترام کرنے کے رویوں کو فروغ دیں'' انہی دنوں پاپائے روم پاپ بنی ڈکٹ نے ویٹی کن میں مسلم نمائندوں کے ایک وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں یہودیوں اور عیسائیوں کے مذاہب کے درمیان غلط فہمیاں اور منافرت پھیلانے والوں کا محاسبہ کرنا چاہئے ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنا اور یک دوسرے کا سنجیدگی سے جائزہ لینا ہوگا''۔ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل مسٹر کوفی عنان نے حال ہی میں مختلف ممالک کی نمائندہ شخصیات سے ملاقات کے موقع پر October 2006 بین المذاہب مکالمہ پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ''اسلام تحمل رواداری، بقائے باہمی، جیو اور جینے دو کے اصول کی تعلیم دیتا ہے''

چیف ایڈیٹر

پاکستان کے ممتاز دانشور محمود شام کے ایک مضمون کے مندرجات سے پتہ چلا کہ امریکہ میں حضرت ابراہیمؑ کو مرکز بنا کر مسلمانوں، یہودیوں اور عیسائیوں کو مذاکرات اور تبادلہ خیال کے ذریعہ ایک دوسرے سے قریب لانے کی تحریک زور پکڑ رہی ہے۔ ملائشیا کے ممتاز مسلم اسکالر ماہر تعلیم ڈاکٹر چندرا مظفر نے کچھ عرصہ پہلے اسلام آباد میں ''بین المذاہب ہم آہنگی اور ڈائیلاگ اور مسلمانوں کا ردعمل'' کے موضوع پر منعقدہ ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے تمام مذاہب کے درمیان مکالمہ کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرمایا ''دنیا کے تمام مذاہب انسانیت کا درس

دیتے ہیں، اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ مختلف مذاہب کے لوگوں کے درمیان باہمی محبت اخوت اور بھائی چارہ کوفروغ دیا جائے‘‘، اس مقصد کے لئے لوگوں کے درمیان ڈائیلاگ (باہمی مذاکرات وتبادلہ خیال) وقت کی اہم ضرورت ہے، دین کا تصور معاشرہ کی بہتری کی راہ ہموار کرتا ہے۔ مذہب دراصل کلچر وروائٹ کا مظہر ہیں، عیسائی یہودی، ہندو، پارسی غرض کہ ہرمکتبہ فکر کا اپنا اپنا کلچر ہے جومعاشرہ میں رنگینی کا پرتو ہے، قرآن پاک میں مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان ہم آہنگی پر زور دیا گیا ہے۔‘‘ 2006 کے کرمس ڈے کی مناسبت سے ایوان صدر میں عیسائی مذہب کی منتخب نمایاں شخصیات سے خطاب کرتے ہوئے صدر مشرف نے مختلف مذاہب اور نظریہ رکھنے والے لوگوں میں امن وآشتی کے قیام کے لئے ڈائیلاگ بین المذاہب کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا ہے۔ اس سے قبل بھی امریکی یہودیوں کی ایک تبلیغی ٹیم کی دعوت پر صدر پرویز مشرف نے امریکہ میں بین المذاہب ڈائیلاگ کے موضوع پر خطاب میں بین المذاہب خاص طور پر مسلمانوں اور یہودیوں کے مابین ضرورت پر زور دیا ہے۔ پاکستان کے مشہور ومعروف دانشور، کالم نویس حامد میر نے امریکہ میں ایک سیمینار میں شرکت کی جہاں انہوں نے ڈائیلاگ بین المذاہب پر منعقدہ کانفرنس میں مسلمانوں کی نمائندگی کی، وہاں انہوں نے اسلام پر اٹھائے گئے اعتراضات کا جواب دیا۔ پاکستان کے سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو اور الطاف حسین نے بھی اس سال کرمس کے موقع پر عیسائیوں کو کرمس کی مبارک باد کا پیغام دیتے ہوئے عیسائیوں اور مسلمانوں کے مابین ڈائیلاگ کو وقت کی اہم ترین ضرورت قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے توسط سے پتہ چلتا ہے کہ امریکہ، برطانیہ، روس جرمن، فرانس جاپان اور انڈیا سمیت دنیا کے تقریباً تمام ممالک کے علمی حلقوں میں آجکل ’’مذاہب اور اقوام کے درمیان ڈائیلاگ‘‘ مذاکرات اور باہمی گفت وشنید کی ضرورت کا تذکرہ زور شور سے ہورہا ہے اور اس موضوع پر مختلف سطحوں پر مذاکرات اور کانفرنس میں شریک دانشوروں اور اہل علم کے درمیان اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ ’’مذاہب، اقوام اور مختلف تہذیبوں کو آپس میں لڑنے جھگڑنے کے بجائے ایک دوسرے کو برداشت کرنے اور ایک دوسرے کو سننے سمجھنے اور باہم

مل جل کر زندگی گزارنے کیلئے راہیں ہموار کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔(جنگ کراچی ۱۶ جنوری ۲۰۰۷ء)

یہ مکالمہ کیسے کیا جائے؟ کون کرے گا؟ کن پہلوؤں پر مکالمہ ممکن ہے؟ مکالمہ کے کیا فوائد ہیں؟ ان سوالوں کے تفصیلی جوابات دینے کیلئے ایک کتاب بعنوان

مکالمہ واتحاد بین المذاہب کی مذہبی بنیادیں
امکانات فوائد، تجاویز

سیرت طیبہؐ، اسوۂ انبیاء علیہم السلام اور کتب مقدسہ کے تناظر میں لکھی اور شائع کی ہے جس کا انگریزی مفہوم کچھ اس طرح ہے

Dialog on basic foundations of International Religions. Possibilities, Benefits and Suggestions under the scope of Seerat-un-Nabi (Peace be upon him) and Seerat-ul-Ambia (Alehessalam)

اس کاوش کا بنیادی مقصد مندرجہ بالا بازگشت کو عملی جامہ پہنانے کیلئے علمی رہنمائی فراہم کرنا بالخصوص اردو زبان کے قارئین کو غور وفکر کی دعوت کے ساتھ مکالمہ کے لئے تیار کرنا ہے کتاب کے اہم مباحث یہ ہیں

کتاب کا تعارف

یہ کتاب ایک مقدمہ اور نو ابواب پر مشتمل ہے مقدمہ میں عہد حاضر کے حوالے سے سیرت طیبہ کی اہمیت، مکالمہ کی ضرورت ودائرہ بحث اور رکاوٹوں سے بحث کی گئی ہے۔

پہلا باب: پہلے باب میں تفصیلاً مکالمہ کی تعریف وتعارف، ضرورت واہمیت اور مکالمہ کے ۲۵ آداب وشرائط سیرت طیبہؐ کی روشنی میں بیان کئے گئے ہیں۔

دوسرا باب: دوسرے باب میں مکالمہ کے قرآنی نظائر پیش کئے گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور انبیاء

اکرام نے کس طرح کیا اسوہ انبیاء علیھم السلام کے بعد آپؐ کے مکالماتی نظائر پیش کیے گئے ہیں۔اور مکالمہ کی دیگر صورتیں مثلاً وفود۔خط وکتابت سفراء کے ذریعے پیغامات کا بھی جائزہ لیا گیا ہےاور مکالمے کے اثرات کوبھی نمایاں کیا ہے۔

تیسرا باب: برصغیر میں مکالمے کی تاریخ پر مشتمل ہے اور ماضی کی کچھ شخصیات کا اس حوالے سے تعارف کرایا گیا ہے عہد حاضر کی اہم شخصیت ڈاکٹر ذاکر نائک ہیں لیکن ان کے ذاتی حالات دستیاب نہیں ہو سکے ہیں اسی طرح بعض دیگر شخصیات کے حالات کا بعد میں اضافہ کر دیا جائے گا۔

چوتھا باب: مذہب کی تعریف وتعارف پر مشتمل ہے جسمیں ثابت کیا ہے مذہب انسانی زندگی کی ضرورت ہے اور مذہب مکالمہ کی بنیاد بن سکتا ہے اس کے ساتھ دیگر اہم مذاہب کا تعارف وجائزہ بھی پیش کیا گیا ہے۔

پانچواں باب: مذاہب کے درمیان استعمال ہونے والے مشترکہ لفظ اللہ کی تحقیق پر مشتمل ہے جس سے ثابت ہوتا ہے مذاہب کی بنیاد عقیدہ توحید پر تھی جو کہ بعد میں تبدیل ہوگئی۔

چھٹا باب: آپؐ کی سیرت طیبہؐ کے خاص پہلو سے منسلک ہے اس میں آپؐ کی دیگر انبیاء سے مماثلت کو نمایاں کیا گیا ہے اور قاری کو آگاہ کیا گیا ہے کہ آپؐ جامع ومانع وآخری شخصیت ہیں جو اللہ کی طرف سے ساری انسانیت کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

ساتواں باب: عقیدہ توحید کی وضاحت پر مشتمل ہے کہ اہم مذاہب میں اللہ کا تصور اور عقیدہ توحید کے بارے میں کیا رائے ہے تا کہ باہم اتحاد اور مکالمہ کی بنیاد فراہم ہو سکے

آٹھواں باب: اس میں ان کوششوں اور کاوشوں کا ذکر ہے جو ہمارے پیغمبر نے دیگر مذاہب سے اتحاد کے خاطر کیں۔اسی کے ساتھ اسلام کی جامع ومانع تعلیمات اور اس کی خوبیوں کو نمایاں کیا گیا ہے تا کہ غیر مسلم اس نکتہ پر غور وفکر کریں۔

نواں باب: یہ آخری باب ہے جس میں مذہبی اتحاد کی بنیادوں کی نشاندہی کی گئی ہے اور ثابت کیا ہے کہ مذہب نئے اور نئی کتاب کی ضرورت کیوں تھی؟ آخر میں تجاویز پیش کرنے کے بعد کتابیات کی فہرست منسلک کردی گئی ہے۔

اس فکر کو عملی شکل دینے کیلئے انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ کے زیر اہتمام ایک کانفرنس بعنوان

عالمی مذاہب کے درمیان مکالمہ

باہمی خدشات امکانات اور تصادم

اسوۂ انبیاء علیہم السلام اور کتب مقدسہ کے تناظر میں

اعلان کیا جاچکا ہے لیکن وسائل کی عدم دستیابی کے سبب پروگرام کی تاریخ متعین نہیں کی گئی ہے جیسے ہی کوئی صورت بنی ۲۰۰۷ء ہی میں کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کردیا جائے گا

حکومت سے قومی سیرت النبیؐ کانفرنس میں تعاون کی درخواست

بعنوان ''عالمی مذاہب کے درمیان مکالمہ باہمی خدشات، امکانات، تصادم اور ان کا حل اسوۂ انبیاء علیہم السلام اور کتب مقدسہ کی روشنی میں''

گرامی قدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب والا جیسا کہ آپ کے علم میں ہے ''انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ'' جو ۲۵۰ کالجز کے علوم اسلامیہ سے وابستہ اساتذہ کرام کی واحد نمائندہ رجسٹرڈ تنظیم ہے ۱۹۶۴ء میں اس کی بنیاد رکھی گئی ۱۹۸۵ء میں باقاعدہ رجسٹرڈ ہوئی اس کے بعد سے اس کے باقاعدہ انتخابات ہو رہے ہیں اس کا کسی بھی سیاسی جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ 5-2004ء اور 6-2005ء کے انتخابات میں نئے عہدیداران منتخب ہوئے۔ جنہوں نے سیاسی وذاتی مفادات کی روش کے بجائے آئین کے مطابق سیمینارز، کانفرنسیں اور تصنیفی کام کا آغاز کیا۔ تنظیم کے قیام کا مقصد اسلامیات کی تدریس ونصاب میں بہتری لانا، اساتذہ کے تصنیفی وتدریسی ذوق کو بہتر بنانا اور تبلیغی

فرائض کو ادا کرنے کے ساتھ اپنی و معاشرہ کی اصلاح کرنا ہے۔
تنظیم کے زیر اہتمام دو روزہ قومی سیرت النبی کانفرنس کا پروگرام ہے جس کا عنوان مندرجہ بالا ہے۔ ہمارے اس پروگرام کو صوبائی اور وفاقی سطح پر سراہا گیا ہے جس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے ہمارے اعلان کے (پانچ ماہ بعد) روزنامہ جنگ کراچی ۸/ اکتوبر ۲۰۰۵ء کے وفاقی وزارت مذہبی امور کے اشتہار کے مطابق ربیع الاول ۲۰۰۶ء کی قومی و صوبائی سیرت کانفرنسوں کے لئے حکومت نے اسی موضوع کا انتخاب کیا ہے۔ ہماری اس کانفرنس میں مسلم مفکرین کے ساتھ دیگر مذاہب (عیسائی، ہندو، بدھ، سکھ، پارسی وغیرہ) کے معروف و مستند اسکالرز و اہل علم حضرات شام ہوں گے۔ یہ اسکالرز و محققین اپنی اپنی کتب مقدسہ اور اسوۂ انبیاء علیھم السلام کے تناظر میں عالمی قیام امن کیلئے تجاویز پیش کریں گے اور باہمی نفرت و بدگمانیوں کے اسباب کا جائزہ لینے کے ساتھ اس کا حل پیش کرتے ہوئے مشترکہ نکات کی نشاندہی کریں گے (جس کی ترغیب قرآن کی سورۃ آل عمران آیت ۶۴ میں دی گئی ہے) کانفرنس میں ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب کو بھی مدعو کیا جا رہا ہے۔ کانفرنس کے اخراجات کا تخمینہ تقریباً سات لاکھ روپے ہے ان عظیم مقاصد کی تکمیل مں آپ کا تعاون درکار ہے۔
انجمن نے ۲۰۰۵ء کی صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کے موقع پر عالمی قیام امن کیلئے قومی کانفرنس ۲۰۰۶ء کا اعلان کیا تھا جس کا موضوع ہے۔ ''عالمی مذاہب کے درمیان مکالمہ۔ باہمی خدشات امکانات اور تصادم اسوہ انبیاء علیھم السلام اور کتب مقدسہ کے تناظر میں'' وفاقی وزارت مذہبی امور نے ہمارے اس موضوع پر ۲۰۰۶ء میں قومی کانفرنس کا انعقاد کیا ہے اور چاروں صوبوں کو اس موضوع پر کانفرنسیں منعقد کرنے کا حکم دیا ہے جس سے ہمارے منتخبہ موضوع کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ہم جلد اس پر کانفرنس منعقد کرنا چاہتے ہیں آپ اپنی رائے سے مطلع فرمائیں اور اس سلسلہ میں تجاویز تحریر فرمائیں، کچھ تجاویز سیرت النبیؐ نمبر ۲۰۰۶ء میں شائع ہو چکی ہیں

حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ کی قرآنی خدمات

مصنف

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

مکتبہ یادگار شیخ الاسلام پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

(زیر طبع)

غزل

قربتیں جب سے میسر ہیں کسی گل رنگ کی
زندگی سے اپنی ہر غم کا نشاں جاتا رہا
کیا بتائیں زخم سہنے کا صلہ کیوں کر ملا
"ہے زیاں موجود احساس زیاں جاتا رہا"

پروفیسر رضیہ سبحان قریشی سابق پرنسپل عبداللہ گورنمنٹ گرلز کالج